میں گہری مایوسیاں پیدا کر دی ہیں اور وہ سوچنے لگے ہیں کہ آئندہ اپنے بچوں کو ایٹمی سائنسدان نہ بنایا جائے۔ ملک کی فضا بد دلی کے تکدّر سے لبریز ہو چکی ہے جس کی عکاسی اُس بیان سے ہوتی ہے جو ایک عظیم سپوت کی ماں کے دل سے ہوک بن کر نکلا اور اخبارات نے اچک لیا کہ ''ہمارے بیٹوں کو چھوڑ دو ورنہ ہم ملک چھوڑ جائیں گے۔'' ہم نہایت دردوسوز مندی سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے محسنوں کی تحقیر نہ کیجیے۔ دعا ہے ربِّ ذوالجلال ہمارے وطن کو اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

شرعی آڈٹ قوانین کی تیاری

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نظامِ معیشت فی الوقت کلیتہً سود پر استوار ہے۔ دینی حلقے مدت العمر سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہر سطح پر اسلامی قوانین کا نفاذ یقینی بنایا جائے اور پہلے قدم کے طور پر بلا سود بینکاری فوری طور پر شروع کی جائے۔ حالات کے جمود سے محسوس ہوتا تھا کہ ساری پکاریں صدا بہ صحرا ہیں۔ اب ایک دلنواز خبر پڑھنے کو ملی ہے جس پر محبِّ اسلام حلقوں میں بڑی حد تک اطمینان کا اظہار کیا جائے گا:

> ''گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان کے مشیر طارق پرویز سعید نے سیالکوٹ بنکرز کلب کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلامی بینکنگ کی ترقی و ترویج کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک مکمل اسلامی بینکنگ کا شعبہ اور شریعہ بورڈ قائم کیا ہے۔ جبکہ اسلامک بینکنگ کے شریعہ آڈٹ قوانین کو آخری شکل دی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا اس وقت دنیا کے ستر ملکوں میں اسلامک بینک اور اس کے ساتھ ساتھ روایتی بینک بھی کام کر رہے ہیں۔ گزشتہ دس سال کے دوران اسلامی بینکنگ کے اثاثے پچاس ملین ڈالر تھے جو بتدریج پندرہ سے بیس فیصد کی شرح سے دو سو پچاس ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں۔ پاکستان کی اکثریت اسلامی مالیاتی نظام کے حق میں ہے اور وہ تمام قسم کا لین دین اسی نظام کے تحت کرنا چاہتی ہے۔'' (روزنامہ ''دن'' راولپنڈی۔ 13 جنوری 2004ء)

ہم اس پیش رفت کو دیر آید درست آید کا مصداق تو سمجھتے ہیں لیکن ہماری رائے میں اس مبارک کام کے لیے اس قدر تاخیر کا کوئی جواز بھی نہیں تھا۔ جناب طارق سعید کے بیان سے عہدِ نو میں اسلامی مالیاتی نظام کی زبردست کامیابی اور روایتی بینکوں کے مقابلے پر اس کی بے مثال منفعت کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ کرے وہ وقت جلد آئے جب ہمارے ہاں بھی مکمل اسلامی بینکنگ سسٹم لاگو ہو اور اہلِ وطن سود کی لعنت سے چھٹکارا پاکر نظامِ اسلام کے فیوض و برکات سے بہرہ یاب ہو سکیں۔ ہمیں یقین ہے کہ پاک سرزمین کے باسیوں کا خواب بالضرور تعبیر آشنا ہوگا۔ ان شاء اللہ!

بنگلہ دیش حکومت اور قادیانی مسئلہ

بنگلہ دیش میں پارلیمنٹ کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی تحریک دن بدن زور پکڑتی جارہی ہے۔ گزشتہ دنوں حکومت بنگلہ دیش نے قادیانیوں کے لٹریچر کی اشاعت و تقسیم پر پابندی عائد کر کے یقیناً مستحسن اقدام اٹھایا ہے لیکن وہاں کی اسلامی جماعتوں کا مطالبہ کہ ''قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے'' اپنی جگہ قائم ہے۔ مجلس احرار اسلام اس مطالبے کی مکمل تائید و حمایت کرتے ہوئے بنگلہ دیش حکومت کی خدمت میں درخواست گزار ہے کہ وہ اس دینی و قانونی مطالبے کی پذیرائی میں دیر کر کے اپنے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔